السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرج ہال تعمیر کر کے شادی کے پروگرام کےلیے کرایہ پر دینا شرعاً کیسا ہے، آیا اس میں کتاب وسنت کے اعتبار سے کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ خود بھی کوئی خلاف شریعت کام نہ کرے اور نہ ہی خلاف شرع کام کا سبب بنے۔ انگوروں کی خرید و فروخت جائز ہے لیکن اگر کوئی شراب کشید کرنے کےلیے انگور خریدنا چاہے تو بیچنے والے کو اسے انگور بیچنا جائز نہیں ہے، اسی طرح میرج ہال کی تعمیر لوگوں کی سہولت کےلیے ہے اس میں بظاہر کوئی قباحت نہیں ہے لیکن ہمارے ہاں شادی بیاہ کے موقع پر بہت سے کام خلاف شریعت ہوتے ہیں، مثلاً: 1) موسیقی اور گانے بجانے کا کھلے بندوں اہتمام ہوتا ہے۔ 2) فوٹو اتارنے اور مووی بنانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا جاتا۔ 3) بے حجابی اور بے پردگی نیز مرد وزن کا اختلاط بھی عام ہے۔ اسی طرح دیگر خلاف شرع کام بھی ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے کاموں کےلیے میرج ہال کرایہ پر دینا، گناہ کے کاموں میں تعاون کرنا ہے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، گناہ اور سرکشی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کیا کرو۔'' [1]

لہٰذا ہمارا رجحان یہ ہے کہ اس قسم کے ہال تعمیر کرنے میں سرمایہ خرچ کرنے کے بجائے کسی اور کام میں سرمایہ لگایا جائے، جس میں حلال منافع کی امید ہو، جیسا کہ عمارت تعمیر کر کے بینک کو کرایہ پر دینا جائز نہیں، اسی طرح دوسرے ناجائز کاموں کےلیے بھی کوئی عمارت کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] المآئدۃ: ۲-۵/

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 485

محدث فتویٰ